ہیلتھ کیئر ورکرز کی ہڑتال سے مریض شدید مشکلات کا شکار

رپورٹ: ماہ نور خٹک

ہیلتھ کیئر ورکرز کی ہڑتال کے باعث ضلع کے سرکاری اسپتالوں میں مریض شدید مشکلات کا شکار ہیں۔ ہڑتال کے پہلے روز ہی او پی ڈیز اور ایمرجنسی وارڈز میں علاج معالجہ کی سہولیات معطل رہیں۔ ڈاکٹرز، نرسز، لیبارٹری اسٹاف اور دیگر طبی عملے کے ارکان نے تنخواہوں میں کٹوتی اور ملازمت کے غیر یقینی حالات کے خلاف احتجاج کیا۔

ہڑتال کے باعث ضلع کے سب سے بڑے سرکاری اسپتال میں ایمرجنسی وارڈ، او پی ڈیز اور لیبارٹری سروسز مکمل طور پر بند رہیں۔ ایمرجنسی وارڈ میں آنے والے مریضوں کو دوسرے اسپتالوں کی طرف بھیجا گیا۔ ہڑتال کے پہلے روز ہی ایمرجنسی وارڈ میں 37 مریض لائے گئے جن میں سے 12 کو دوسرے اسپتالوں کی طرف بھیجا گیا۔ ان میں سے 3 مریض راستے میں ہی دم توڑ گئے۔

ہڑتال کے باعث ضلع کے سب سے بڑے سرکاری اسپتال میں ایمرجنسی وارڈ، او پی ڈیز اور لیبارٹری سروسز مکمل طور پر بند رہیں۔ ایمرجنسی وارڈ میں آنے والے مریضوں کو دوسرے اسپتالوں کی طرف بھیجا گیا۔ ہڑتال کے پہلے روز ہی ایمرجنسی وارڈ میں 37 مریض لائے گئے جن میں سے 12 کو دوسرے اسپتالوں کی طرف بھیجا گیا۔ ان میں سے 3 مریض راستے میں ہی دم توڑ گئے۔

ہڑتال کے 4 روز بعد 5 مئی کو ضلع ہیلتھ مینجمنٹ اتھارٹی کے ساتھ ہونے والے مذاکرات کامیاب ہوئے۔ اتھارٹی نے ڈاکٹرز کے 3 مطالبات تسلیم کرتے ہوئے ہڑتال ختم کرنے کا اعلان کیا۔ ان میں ہاؤس جاب ڈاکٹرز کے الاؤنس میں 27 فیصد اضافہ، ایمرجنسی الاؤنس کی بحالی اور ڈیوٹی کے دوران حادثات کا شکار ہونے والے ڈاکٹرز کے لیے 5 لاکھ روپے کی انشورنس شامل ہے۔

ڈاکٹرز کی تنظیم ینگ ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کے صدر ڈاکٹر فرحان یوسف زئی نے کہا کہ ہڑتال کے دوران ہسپتال انتظامیہ کی جانب سے ہڑتالی ڈاکٹرز کے خلاف کارروائی کی دھمکیاں دی گئیں، تاہم ڈاکٹرز اپنے مطالبات کے حق میں ڈٹے رہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ہڑتال کے دوران 2 ڈاکٹرز کورونا وائرس کا شکار ہوئے جبکہ 11 ڈاکٹرز کے خلاف محکمہ صحت نے شوکاز نوٹس جاری کیے۔

ڈاکٹر فرحان یوسف زئی کا کہنا تھ